تفسیر دُرِّ منثور مترجم

جلد چہارم

تالیف

امام جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۹۱۱ھ

ترجمہ متن قرآن

ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ

مترجمین

سید محمد اقبال شاہ ○ محمد بوستان ○ محمد انور مگھالوی

ادارہ ضیاء المصنفین بھیرہ شریف

ضیاء القرآن پبلی کیشنز
لاہور ۔ کراچی ○ پاکستان

نام کتاب	تفسیر درمنثور مترجم (جلد چہارم)
مصنف	امام جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابی بکر سیوطی رحمۃ اللہ علیہ
ترجمہ متن قرآن مجید	ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ
مترجمین	مولانا سید محمد اقبال شاہ، مولانا محمد بوستان، مولانا محمد انور مگھالوی
	من علماء دار العلوم محمدیہ غوثیہ، بھیرہ شریف
زیر نگرانی	ادارہ ضیاء المصنفین، بھیرہ شریف
	قاری اشفاق احمد خان، انور سعید، لاہور
سال اشاعت	نومبر 2006ء
ناشر	الحاج محمد حفیظ البرکات شاہ
تعداد	ایک ہزار
کمپیوٹر کوڈ	1Z 31
قیمت	ل سیٹ

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا دربار روڈ، لاہور۔7221953 فیکس:۔042-7238010

9۔الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔7225085-7247350

14۔انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی

فون:021-2630411-021-2212011۔ فیکس:۔021-2210212

e-mail:- sales@zia-ul-quran.com

zquran@brain.net.pk

Visit our website:- www.zia-ul-quran.com

سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ اور دنیا کی مدت چھ ایام ہے اور قیامت ساتویں دن میں ہوگی۔ چھ ایام گزر چکے ہیں اور تم ساتویں دن میں ہو۔ اس کی مثال اس حاملہ عورت کی سی ہے جو آخری مہینہ میں داخل ہو چکی ہو، معلوم نہیں ہوتا کہ کس گھڑی بچہ جنم دے دے۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت صفوان بن سلیم رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان فقراء نصف دن غنی مسلمانوں سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔ پوچھا گیا نصف دن سے کیا مراد ہے؟ فرمایا پانچ سو سال۔ پھر یہ آیت تلاوت فرمائی وَ اِنَّ یَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ۔

امام ابن جریر اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت ضمیر بن نہار رحمہ اللہ کے طریق سے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: فقراء مسلمان نصف دن اغنیاء مسلمانوں سے پہلے جنت میں جائیں گے۔ میں نے پوچھا نصف یوم کی مقدار کتنی ہے؟ فرمایا کیا تو نے قرآن نہیں پڑھا وَ اِنَّ یَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ۔ (1)

امام احمد نے الزہد میں ضمیر بن نہار سے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میری امت کے فقراء، نصف یوم اغنیاء سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔ پھر یہ آیت پڑھی وَ اِنَّ یَوْمًا الخ۔

امام بیہقی نے الشعب میں ابن عباس سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جس نے نماز جنازہ پڑھی پھر اس کے دفن سے فراغت سے پہلے واپس آ گیا تو اسے ایک قیراط (ثواب) ملے گا اور اگر وہ اس کے دفن سے فراغت تک انتظار کرتا رہا تو اسے دو قیراط ملیں گے اور قیامت کے دن اس کے میزان میں ایک قیراط احد پہاڑ کی مثل ہوگا پھر ابن عباس نے فرمایا ہمارے رب کی عظمت کا یہ حق ہے کہ اس کا قیراط احد پہاڑ کی مثل ہو اور اس کا دن ہزار سال کا ہو۔ (2)

امام ابن عدی اور دیلمی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دنیا آخرت کے ایام میں سے کل سات ایام ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وَ اِنَّ یَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ۔

قُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّمَاۤ اَنَا لَكُمْ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۴۹﴾ فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِیْمٌ ﴿۵۰﴾ وَ الَّذِیْنَ سَعَوْا فِیْۤ اٰیٰتِنَا مُعٰجِزِیْنَ اُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ ﴿۵۱﴾

"(اے حبیب!) آپ فرمائیے اے لوگو! بس میں تو تمہیں (عذاب الٰہی سے) کھلا ڈرانے والا ہوں۔ سو جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کیے تو ان کے لیے مغفرت بھی ہے اور باعزت روزی بھی۔ اور جو لوگ کوشش کرتے رہے ہماری آیتوں (کی تردید) میں اس خیال سے کہ وہ ہمیں ہرا دیں گے یہی لوگ دوزخی ہیں"۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت محمد بن کعب القرظی سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رِزْقٌ كَرِیْمٌ سے مراد جنت ہے۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت فرمایا ہے کہ انہوں نے مُعٰجِزِیْنَ پڑھا اور پورے

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 17، صفحہ 216، دار احیاء التراث العربی بیروت 2۔ شعب الایمان، جلد 7، صفحہ 4 (9245)، دار الکتب العلمیہ بیروت

قرآن میں ہر جگہ اس کو الف سے پڑھا ہے۔ فرماتے ہیں اس کا معنی مشقت اٹھانے والے ہیں۔ (1)

امام ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ **مُعٰجِزِیْنَ** کا معنی مراغمین (دشمنی کرنے والے) ہے۔

امام ابن المنذر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت ابن الزبیر سے روایت کیا ہے کہ وہ **مُعْجِزِیْنَ** (یعنی بغیر الف کے) پڑھتے تھے یعنی وہ روکنے والے ہیں۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت عروہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ اس آیت میں **مُعٰجِزِیْنَ** پڑھنے والوں پر تعجب کرتے تھے۔ فرماتے تھے **مُعٰجِزِیْنَ** کلام عرب سے ہے ہی نہیں۔ یہ **مُعْجِزِیْنَ** ہے (یعنی روکنے والے ہیں)۔

امام ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابن المنذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ **فِیْۤ اٰیٰتِنَا مُعٰجِزِیْنَ** کا مطلب یہ ہے کہ وہ لوگوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے روکتے ہیں۔

امام عبد الرزاق، ابن المنذر اور ابن ابی حاتم نے حضرت قتادہ سے روایت کیا ہے کہ وہ اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: انہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلایا اور انہوں نے اللہ کو عاجز کرنے کا ارادہ کیا، وہ ایسا ہرگز نہیں کر سکیں گے۔ (2)

وَ مَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّ لَا نَبِیٍّ اِلَّاۤ اِذَا تَمَنّٰۤى اَلْقَى الشَّیْطٰنُ فِیْۤ اُمْنِیَّتِهٖ ۚ فَیَنْسَخُ اللّٰهُ مَا یُلْقِی الشَّیْطٰنُ ثُمَّ یُحْكِمُ اللّٰهُ اٰیٰتِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ﴿۵۲﴾ لِّیَجْعَلَ مَا یُلْقِی الشَّیْطٰنُ فِتْنَةً لِّلَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّ الْقَاسِیَةِ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَ اِنَّ الظّٰلِمِیْنَ لَفِیْ شِقَاقٍۭ بَعِیْدٍ ﴿۵۳﴾ وَّ لِیَعْلَمَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَیُؤْمِنُوْا بِهٖ فَتُخْبِتَ لَهٗ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۵۴﴾ وَ لَا یَزَالُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فِیْ مِرْیَةٍ مِّنْهُ حَتّٰى تَاْتِیَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً اَوْ یَاْتِیَهُمْ عَذَابُ یَوْمٍ عَقِیْمٍ ﴿۵۵﴾ اَلْمُلْكُ یَوْمَىٕذٍ لِّلّٰهِ ؕ یَحْكُمُ بَیْنَهُمْ ؕ فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ﴿۵۶﴾ وَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا فَاُولٰٓىٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ ﴿۵۷﴾

"اور نہیں بھیجا ہم نے آپ سے پہلے کوئی رسول اور نہ کوئی نبی مگر اس کے ساتھ یہ ہوا کہ جب اس نے کچھ پڑھا تو ڈال دیئے شیطان نے اس کے پڑھنے میں (شکوک) پس مٹا دیتا ہے اللہ تعالیٰ جو دخل اندازی شیطان کرتا ہے

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 17، صفحہ 218 2۔ تفسیر عبد الرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 2، صفحہ 409 (1944)، دار الکتب العلمیہ بیروت

پھر پختہ کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ اپنی آیتوں کو اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا بہت دانا ہے۔ یہ سب اس لیے تا کہ اللہ تعالیٰ بنا دے جو وسوسہ ڈالتا ہے شیطان ایک آزمائش ان لوگوں کے لیے جن کے دلوں میں بیماری ہے اور جن کے دل بہت سخت ہیں اور بے شک ظالم لوگ مخالفت میں بہت دور نکل جاتے ہیں۔ نیز اس میں یہ حکمت بھی ہے کہ جان لیں وہ لوگ جنہیں علم بخشا گیا کہ کتاب حق ہے آپ کے رب کی طرف سے تا کہ ایمان لائیں اس کے ساتھ اور جھک جائیں اس (کی سچائی) کے آگے ان کے دل اور بے شک اللہ تعالیٰ ہدایت دینے والا ہے ایمان والوں کو راہ راست کی طرف۔ اور ہمیشہ شک میں مبتلا رہیں گے کفار اس کے بارے میں یہاں تک کہ آ جائے ان پر قیامت اچانک یا آ جائے ان پر عذاب منحوس دن کا۔ حکمرانی اس روز اللہ تعالیٰ کی ہی ہوگی، وہی فیصلہ فرمائے گا لوگوں کے درمیان۔ پس جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے تو وہ نعمت (واحسان) کے باغوں میں (قیام پذیر) ہوں گے۔ اور جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا تو یہ وہ بدنصیب ہیں جن کے لیے رسوا کن عذاب ہوگا''۔

امام عبد بن حمید اور ابن الانباری رحمہما اللہ نے المصاحف میں حضرت عمرو بن دینار رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ وَلَا مُحَدَّثٍ) پڑھتے تھے۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت سعد بن ابراہیم بن عبد الرحمٰن بن عوف سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: پہلے (وَلَا مُحَدَّثٍ) اتارا گیا تھا اس کو منسوخ کر دیا گیا اور محدثون یہ تھے، صاحب یٰس، لقمان، یہ آل فرعون سے تھے، صاحب موسیٰ۔

امام ابن المنذر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے: نبی وہ ہوتا ہے جس سے کلام کی جاتی ہے، اس پر آیات کا نزول ہوتا ہے لیکن اس کی طرف نئی شریعت نہیں بھیجی جاتی۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت سدی رحمہ اللہ کے طریق سے روایت کیا ہے کہ ابو صالح سے مروی ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے۔ مشرکین نے کہا تم ہمارے معبودوں کا ذکر خیر سے کرو، ہم تمہارے معبود کا ذکر خیر سے کریں گے۔ پس شیطان نے اس کے پڑھنے میں کچھ (شکوک۔) ڈال دیئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى ﴿١٩﴾ وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى ﴿٢٠﴾ (النجم) تلاوت کیا تو شیطان نے اپنی طرف سے یہ کلمات آپ کی زبان پر ڈال دیئے انھن لفی الغرانیق العلی وان شفاعتھن لترتجی۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰٓى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِيْٓ اُمْنِيَّتِهٖ۔ ابن عباس نے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امید یہ تھی کہ آپ کی قوم مسلمان ہو جائے۔

امام البزار، طبرانی، ابن مردویہ اور ضیاء رحمہم اللہ نے المختارہ میں ثقہ راویوں کی سند کے ساتھ حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ کے طریق سے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى ﴿١٩﴾ وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى ﴿٢٠﴾ (النجم) تلاوت کی تو (بلا قصد آپ کی زبان پر یہ الفاظ بھی جاری ہو گئے) تلك الغرانیق العلی وان شفاعتھن لترتجی۔ مشرکین یہ جملے سن کر خوش ہوئے اور کہا کہ انہوں نے ہمارے معبودوں کا ذکر کیا، پس اس وقت جبرئیل

آ گئے اور کہا جو میں آپ کے پاس لے کر آیا ہوں وہ پڑھو آپ نے پڑھا اَفَرَءَیۡتُمُ اللّٰتَ وَ الۡعُزّٰی ﴿۱۹﴾ وَ مَنٰوۃَ الثَّالِثَۃَ الۡاُخۡرٰی ﴿۲۰﴾ (النجم) اس کے بعد نے تلك الغرانیق العلی وان شفاعتهن لترتجی۔ جبریل نے کہا یہ الفاظ میں نہیں لایا۔ یہ شیطان کی طرف سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی وَمَاۤ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ قَبۡلِکَ مِنۡ رَّسُوۡلٍ الخ۔

امام ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے صحیح سند کے ساتھ حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں سورۃ النجم تلاوت کی۔ جب اَفَرَءَیۡتُمُ اللّٰتَ الخ پر پہنچے تو شیطان نے آپ کی زبان پر یہ الفاظ ڈال دیئے، تلك الغرانیق العلی وان شفاعتهن لترتجی۔ مشرکین نے کہا اس سے پہلے تو کبھی آپ نے ہمارے بتوں کا خیر کے ساتھ ذکر نہیں کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا اور مشرکین نے بھی سجدہ کیا۔ اس کے بعد جبرئیل آئے اور کہا جو میں لے کر آیا تھا وہ مجھ پر پڑھو، جب آپ تلك الغرانیق پر پہنچے تو جبرئیل نے کہا یہ میں نہیں لایا تھا۔ یہ شیطان کی طرف سے ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: وَمَاۤ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ قَبۡلِکَ الخ۔(1)

امام ابن جریر اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے العوفی کے طریق سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے کہ آپ پر عربوں کے معبودوں کا واقعہ نازل ہوا۔ آپ اسے پڑھ رہے تھے تو مشرکین نے بھی سن لیا، کہنے لگے ہم سن رہے ہیں کہ آپ ہمارے معبودوں کا خیر کے ساتھ ذکر کر رہے ہیں، وہ آپ کے قریب ہو گئے۔ آپ تلاوت کرتے ہوئے اَفَرَءَیۡتُمُ اللّٰتَ الخ پر پہنچے تو شیطان نے یہ الفاظ ڈالے دیئے تلك الغرانیق العلی وان شفاعتهن لترتجی۔ فوراً جبرئیل نازل ہوئے اور انہیں مٹا دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَمَاۤ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ قَبۡلِکَ الخ۔(2)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت کلبی عن ابی صالح عن ابن عباس اور ابوبکر الہذلی و ایوب عن عکرمہ عن ابن عباس اور سلیمان التیمی عن حدثہ عن ابن عباس کے سلاسل سے روایت کیا ہے کہ مکہ مکرمہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ النجم تلاوت فرمائی۔ آپ اس آیت پر پہنچے اَفَرَءَیۡتُمُ اللّٰتَ وَ الۡعُزّٰی ﴿۱۹﴾ الخ تو شیطان نے آپ کی زبان پر تلك الغرانیق العلی وان شفاعتهن لترتجی۔ ڈال دیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے وَمَاۤ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ قَبۡلِکَ کی آیت نازل فرمائی۔

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے یونس کے طریق سے حضرت ابن شہاب رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ابوبکر بن عبد الرحمٰن بن الحارث نے مجھے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تھے آپ نے سورۃ النجم تلاوت فرمائی، جب آپ اَفَرَءَیۡتُمُ اللّٰتَ الخ۔ پر پہنچے تو آپ نے یہ الفاظ بھی ساتھ پڑھ دیے تلك الغرانیق العلی وان شفاعتهن لترتجی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھول گئے۔ مشرکین اس سے بہت خوش ہوئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ شیطان کی دخل اندازی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی وَمَاۤ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ قَبۡلِکَ الخ۔ یہ حدیث مرسل صحیح الاسناد ہے۔(3)

امام ابن ابی حاتم نے حضرت موسیٰ بن عقبہ سے روایت کیا ہے کہ ابن شہاب نے فرمایا: جب سورۃ النجم نازل ہوئی مشرکین پہلے کہا کرتے تھے کہ اگر یہ شخص ہمارے خداؤں کا ذکر خیر سے کرے تو ہم اسے اور اس کے صحابہ کو تسلیم کر لیں گے۔ لیکن وہ ان

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 17، صفحہ 221، دار احیاء التراث العربی بیروت 2۔ ایضاً، جلد 17، صفحہ 22 3۔ ایضاً

لوگوں کا ذکر اس طرح نہیں کرتے جو یہود و نصاریٰ ان کے دین کے مخالف ہیں جیسا کہ وہ ہمارے معبودوں کا ذکر برائی سے کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ پر کفار کی اذیتیں اور ان کی تکذیب بہت شاق گزری اور ان کی گمراہی نے آپ کو غمزدہ پریشان کیا ہوا تھا۔ آپ کفار کی اذیتوں کو روکنا چاہتے تھے۔ جب اللہ تعالیٰ نے سورۃ النجم نازل فرمائی تو آپ نے اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَ الْعُزّٰى ۙ الخ تلاوت کی تو شیطان نے اس کے ساتھ یہ کلمات ڈال دیئے جب طواغیت کا ذکر کیا تو کہا تلك الغرانيق العلى وان شفاعتهن لترتجى۔ یہ شیطان کے سجع اور فتنہ سے تھا۔ پس یہ کلمات مکہ میں ایک مشرک کے دل میں واقع ہو گئے ان کے ساتھ لوگوں کی زبانیں چلنے لگیں اور لوگ ان کو پڑھنے لگے۔ اور لوگوں نے کہا محمد (ﷺ) اپنے پہلے اور اپنی قوم کے دین کی طرف لوٹ آئے ہیں۔ جب آپ ﷺ سورۃ النجم کے آخر میں پہنچے تو سجدہ کیا اور حاضرین مجلس مشرک و مسلم سب نے سجدہ کیا۔ پس یہ بات لوگوں میں عام ہو گئی۔ شیطان نے اس کو خوب پھیلایا حتی کہ وہ حبشہ کی زمین تک پہنچ گئی۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی وَمَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ الخ جب اللہ تعالیٰ نے اپنا فیصلہ واضح کر دیا اور شیطان کی سجع سے آپ کو بری کر دیا تو مشرکین پھر اپنی گمراہی میں لوٹ گئے اور مسلمانوں سے دشمنی کرنے لگے اور ان پر سختی کرنے لگے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ نے اس روایت کو دلائل میں روایت کیا ہے، انہوں نے حضرت ابن شہاب رحمہ اللہ کا ذکر نہیں کیا، طبرانی رحمہ اللہ نے حضرت عروہ رحمہ اللہ سے اس کی مثل روایت کیا ہے۔

امام سعید بن منصور اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت محمد بن کعب القرظی اور محمد بن قیس رحمہما اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ قریش کی ایک مجلس میں تشریف فرما تھے جس میں اکثر قریش تھے۔ اس دن آپ نے خواہش کی آج اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی ایسی بات نہ آ جائے جس کو سن کر وہ بھاگ جائیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ پر یہ سورۃ نازل فرمائی وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ۙ آپ ﷺ نے اس کی تلاوت کی حتی کہ جب آپ اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَ الْعُزّٰى ۙ الخ پر پہنچے تو شیطان نے دو کلمات آپ کی زبان پر ڈال دیئے تلك الغرانيق العلى وان شفاعتهن لترتجى۔ آپ نے ان کلمات کا تلفظ کیا۔ پھر آپ نے پوری سورت تلاوت فرمائی۔ آخر میں آپ ﷺ نے سجدہ کیا اور ساری قوم نے آپ کے ساتھ سجدہ کیا اور آپ کے ان الفاظ کی وجہ سے قریش خوش ہوئے۔ جب شام ہوئی تو جبرئیل آئے اور آپ ﷺ نے اس کے سامنے سورۃ النجم تلاوت کی۔ جب آپ ان کلمات پر پہنچے جو شیطان نے ڈالے تھے تو جبرئیل نے کہا یہ وہ کلمات ہیں جو آپ کے پاس میں نہیں لایا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں نے اللہ تعالیٰ پر افتراء باندھا ہے اور میں نے وہ بات کہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے نہیں کی ہے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی کی وَ اِنْ كَادُوْا لَيَفْتِنُوْنَكَ عَنِ الَّذِيْۤ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ لِتَفْتَرِيَ عَلَيْنَا غَيْرَهٗ ۖ وَ اِذًا لَّاتَّخَذُوْكَ خَلِيْلًا ۝ وَ لَوْ لَاۤ اَنْ ثَبَّتْنٰكَ لَقَدْ كِدْتَّ تَرْكَنُ اِلَيْهِمْ شَيْـًٔا قَلِيْلًا ۝ اِذًا لَّاَذَقْنٰكَ ضِعْفَ الْحَيٰوةِ وَ ضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَيْنَا نَصِيْرًا ۝ (اسراء) آپ ہمیشہ ان کلمات کی وجہ سے مغموم رہتے تھے حتی کہ یہ آیت نازل ہوئی وَمَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اس کے نزول کے بعد آپ کی طبیعت خوش ہوگئی اور پریشانی جاتی رہی۔ (1)

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 17، صفحہ 219

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت الضحاک رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تھے، عرب کے معبودوں کے بارے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن نازل ہوا۔ آپ اللات والعزت کا ذکر بار بار (سورۃ النجم) کی آیت میں پڑھ رہے تھے۔ اہل مکہ نے آپ سے یہ آیات سنیں کہ آپ ان کے (جھوٹے) معبودوں کا ذکر کر رہے ہیں تو وہ بہت خوش ہوئے اور آپ کے قریب ہو گئے۔ شیطان نے آپ کی تلاوت میں تلك الغرانيق العلى وان شفاعتهن لترتجى۔ کے الفاظ ڈال دیئے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو پڑھا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ الخ۔(1)

امام ابن جریر، ابن المنذر اور ابن ابی حاتم نے صحیح سند کے ساتھ حضرت ابو العالیہ سے روایت کیا ہے کہ مشرکین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اگر اپنے کلام میں ہمارے بتوں کا ذکر کرو تو ہم آپ کے پاس بیٹھیں گے کیونکہ آپ کے پاس کمزور اور نادار لوگ بیٹھتے ہیں، پس جب وہ ہمیں آپ کے پاس بیٹھا دیکھیں گے تو دوسرے لوگ بھی آپ کے پاس آجائیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے اور آپ نے اس میں سورہ النجم کی تلاوت کی جب آپ اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى۞ الخ پر پہنچے تو شیطان نے آپ کی زبان پر تلك الغرانيق العلى ڈال دیا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورت ختم کی تو آپ نے سجدہ کیا اور مسلمانوں اور مشرکوں نے بھی سجدہ کیا۔ یہ بات حبشہ تک پہنچ گئی کہ مکہ کے لوگ مسلمان ہو گئے ہیں۔ بعد میں جب آپ کو جبریل کے کہنے پر ان الفاظ کا پتہ چلا تو آپ بہت پریشان ہوئے، اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرما دیں، وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰٓى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِيْٓ اُمْنِيَّتِهٖ ۚ فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ۞ لِّيَجْعَلَ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْقَاسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ ۗ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَفِيْ شِقَاقٍۭ بَعِيْدٍ۞ وَّلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَيُؤْمِنُوْا بِهٖ فَتُخْبِتَ لَهٗ قُلُوْبُهُمْ ۗ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۞ وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً اَوْ يَاْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيْمٍ۞ ہے۔(2)

امام ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ابو العالیہ رحمہ اللہ سے روایت کیا کہ سورہ النجم مکہ میں نازل ہوئی۔ قریش نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے پاس فقراء اور مساکین لوگ بیٹھتے ہیں اور آپ کے پاس لوگ دور دور سے آتے ہیں۔ اگر آپ ہمارے معبودوں کا ذکر خیر کے ساتھ کریں گے تو ہم بھی آپ کے پاس بیٹھیں گے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ النجم پڑھی۔ جب اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى۞ الخ پر پہنچے تو شیطان نے آپ کی زبان پر تلك الغرانيق العلى الخ کے الفاظ ڈال دیئے۔ جب آپ سورت کی تلاوت سے فارغ ہوئے تو آپ نے بھی سجدہ کیا اور مسلمانوں اور مشرکوں نے بھی سجدہ کیا لیکن ابو احیحہ سعید بن العاص نے سجدہ نہ کیا۔ اس نے مٹی کی ایک مٹھی لے کر اس پر پیشانی کو رکھا۔ اور کہا اب وقت آگیا ہے کہ ابن ابی کبشہ نے ہمارے معبودوں کا خیر کے ساتھ ذکر کیا ہے، مسلمانوں کو اس بات کی خبر حبشہ میں پہنچی کہ قریش مسلمان ہو گئے ہیں۔ پس انہوں نے مکہ واپس آنے کا ارادہ کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور صحابہ کرام پر شیطان کی یہ حرکت انتہائی شاق گزری۔ پس اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ الخ۔(3)

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 17، صفحہ 222 2۔ ایضاً 3۔ ایضاً

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ مقام ابراہیم کے پاس نماز پڑھ رہے تھے کہ آپ کو اونگھ آ گئی، شیطان نے آپکی زبان پر کچھ کلمات ڈال دیئے جو آپ نے ادا کر دیئے، مشرکین ان کی وجہ سے آپ کو چمٹ گئے۔ آپ نے اَفَرَءَیْتُمُ اللّٰتَ وَ الْعُزّٰی الخ کی تلاوت کی تو شیطان نے آپ کی زبان پر تلك الغرانیق۔ کے کلمات ڈال دیئے۔ مشرکین نے ان کلمات کو یاد کر لیا، شیطان نے انہیں بتایا کہ اللہ کے نبی نے ان کلمات کو پڑھا ہے تو ان کی زبانیں بھی یہ پڑھنے لگیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی وَ مَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ۔ اللہ تعالیٰ نے شیطان کو دھتکار دیا اور اپنے نبی مکرم ﷺ کو حجت کی تلقین فرمائی۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سورۃ النجم تلاوت فرمائی اور شیطان نے آپ کے منہ مبارک میں اپنی طرف سے آیات کے درمیان کچھ کلمات ڈال دیئے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت عکرمہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ایک دن رسول اللہ ﷺ نے سورۃ النجم تلاوت فرمائی اَفَرَءَیْتُمُ اللّٰتَ وَ الْعُزّٰی ۙ وَ مَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰی الخ۔ شیطان نے آپ کی زبان پر تلك الغرانیق العلی وان شفاعتهن لترتجی۔ کے الفاظ ڈال دیئے، رسول اللہ ﷺ گھبرا گئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی طرف وحی فرمائی وَ كَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِی السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِیْ شَفَاعَتُهُمْ شَیْـًٔا (النجم:26) پھر آپ کی طرف یہ آیت نازل کی گئی تو آپ کی پریشانی ختم ہوگئی وَ مَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ الخ۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت السدی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ مسجد حرام میں نماز پڑھنے کے لیے تشریف لے گئے جب آپ نے تلاوت میں اَفَرَءَیْتُمُ اللّٰتَ وَ الْعُزّٰی الخ پڑھا تو شیطان نے تلك الغرانیق العلی وان شفاعتهن لترتجی۔ کے الفاظ آپ ﷺ کی زبان پر ڈال دیئے۔ حتی کہ آپ سورۃ کے آخر میں پہنچے تو سجدہ کیا اور آپ کے اصحاب نے بھی سجدہ کیا اور چونکہ آپ ﷺ نے ان کے بتوں کا ذکر کیا تھا اس لیے مشرکوں نے بھی سجدہ کیا۔ جب آپ ﷺ نے سر اٹھایا تو تمام لوگوں نے بھی سر اٹھایا۔ پس مکہ کے دو قطروں کے درمیان بات سخت پھیل گئی۔ وہ کہتے بنی عناف کے نبی۔ حتی کہ جبرئیل آپ ﷺ کے پاس آئے، آپ ﷺ نے اس کے سامنے سورۃ النجم پڑھی تو جونہی آپ نے تلك الغرانیق الخ کے الفاظ پڑھے تو جبرئیل نے کہا معاذ اللہ! میں نے آپ کو یہ الفاظ نہیں پڑھائے آپ کو بہت پریشانی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تسلی دینے کے لیے یہ آیت نازل فرمائی وَ مَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ۔

امام ابن جریر، ابن المنذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس سے اِذَا تَمَنّٰۤی اَلْقَی الشَّیْطٰنُ فِیْۤ اُمْنِیَّتِهٖ کے تحت روایت کیا ہے فرماتے ہیں: جب آپ ﷺ بات کرتے تو شیطان اپنی بات آپ کی بات میں ڈالنے کی کوشش کرتا۔(1)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت الضحاک سے روایت کیا ہے: اِذَا تَمَنّٰۤی یہ تلاوت اور قرات کے معنی میں ہے فِیْۤ اُمْنِیَّتِهٖ شیطان آپ ﷺ کی تلاوت میں ڈالتا۔ فَیَنْسَخُ اللّٰهُ اللہ کے حکم سے جبرئیل شیطان کی بات کو منسوخ کر دیتا ہے۔

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 17، صفحہ 223

امام عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم نے مجاہد سے اِذَا تَمَنّٰۤى کے تحت روایت کیا ہے کہ وہ آپ کی کلام میں کلام کرتا ہے۔

امام ابن المنذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن جریج رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ لِّلَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ سے مراد منافقین ہیں۔ الْقَاسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ سے مراد مشرکین ہیں۔ اَنَّهُ الْحَقُّ سے مراد قرآن ہے اور فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ میں مِّنْهُ ضمیر کا مرجع قرآن ہے۔ يَوْمٍ عَقِيْمٍ سے مراد ایسا دن ہے جس کے ساتھ رات نہ ہو۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ابن زید رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ مِّنْهُ سے مراد وہ باتیں ہیں جو ابلیس خبیث لے کر آتا ہے وہ ان بدبختوں کے دلوں سے نہیں نکلتی ہیں ان کی گمراہی میں اضافہ ہوتا ہے۔

امام ابن مردویہ اور الضیاء نے المختارہ میں حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ يَوْمٍ عَقِيْمٍ سے مراد بدر کا دن ہے۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے: چار آیات میں بدر کی جنگ کے دن کا ذکر ہے اور يَاْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيْمٍ، اس سے مراد بدر کا دن ہے فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا۝ (فرقان) یہ بھی بدر کے دن ہوا ہے۔ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى (الدخان:16) اس سے بھی بدر کا دن مراد ہے۔ وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ (السجدۃ:21) یہ بھی بدر کے دن ہوا۔

امام عبد بن حمید، ابن المنذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيْمٍ کے تحت روایت کیا ہے کہ اس سے مراد بدر کا دن ہے۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت عکرمہ رحمہ اللہ سے اس کی مثل روایت کیا ہے۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت مجاہد سے روایت کیا ہے کہ يَوْمٍ عَقِيْمٍ سے مراد قیامت کا دن ہے، جس کی رات نہیں ہے۔

امام عبد بن حمید، ابن المنذر نے سعید بن جبیر سے اور ابن ابی حاتم نے حضرت الضحاک سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْۤا اَوْ مَاتُوْا لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ۝۵۸ لَيُدْخِلَنَّهُمْ مُّدْخَلًا يَّرْضَوْنَهٗ ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ لَعَلِيْمٌ حَلِيْمٌ۝۵۹

"اور جن لوگوں نے ہجرت کی راہ خدا میں پھر وہ (جہاد میں) قتل کر دیئے گئے یا طبعی طور پر فوت ہوئے تو ضرور عطا فرمائے گا انہیں اللہ تعالیٰ بہترین رزق اور بے شک اللہ تعالیٰ ہی ہے جو سب سے بہتر روزی دینے والا ہے۔ وہ ضرور داخل کرے گا انہیں ایسی جگہ جسے وہ پسند کریں گے اور یقیناً اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا بڑا ابردبار ہے"۔

امام ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو شخص سرحد کی پاسبانی کرتے ہوئے فوت ہوا اللہ تعالیٰ اس کو مجاہد کا اجر عطا فرمائے گا اور اس پر رزق جاری فرمائے گا اور فتنہ والوں سے امن دے گا اور چاہو تو یہ پڑھ لو: وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الخ۔